صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 5۔ اگست 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 5۔اگست 2015ء 19 شوال 1436 ہجری 5 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 177

اللہ کی خاطر

حضرت معاذ بن انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ کی خاطر کچھ دیا اور اللہ کی خاطر ہی روکا اور اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ کی خاطر دشمنی کی اور اللہ کی خاطر کسی کا نکاح کروایا تو اس نے اپنے ایمان کو مکمل کرلیا۔ (جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامہ حدیث نمبر:2445)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

صحابی رسولؐ حضرت سعید بن عامرؓ ایک دفعہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کا دور خلافت تھا جب ان کو معلوم ہوا تو انہوں نے ایک ہزار دینار حضرت سعیدؓ کو بھجوا دیئے۔ وہ یہ دینار لے کر اپنی بیوی کے پاس آئے اور واقعہ بتایا۔ بیوی نے کہا آپ اس رقم سے کچھ کھانے پینے کا سامان اور غلہ خرید لیں۔ فرمانے لگے کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں۔ ہم اپنا مال اس کو دیتے ہیں جو ہمارے لئے تجارت کرے اور ہم اس کی آمدنی سے کھاتے رہیں اور اس مال کی ضمانت بھی وہی دے بیوی نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ حضرت سعیدؓ بن عامر نے وہ تمام دینار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیے اور تنگی اور ترشی میں گزارہ کرتے رہے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد 1ص 244)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بہت زیادہ مبتلائے مشقت ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا آج کی رات اسے کون مہمان کے طور پر ٹھہرائے گا۔ حضرت ابوطلحہؓ انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں۔ چنانچہ وہ اسے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے پوچھا کچھ کھانے کے لئے ہے اس نے کہا سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں۔ انہوں نے بیوی سے کہا بچوں کو کسی چیز سے بہلا دے اور جب وہ شام کا کھانا مانگیں تو انہیں سلا دے۔ اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا۔ (پردہ کے احکام ابھی نازل نہیں ہوئے تھے) چنانچہ انہوں نے مہمان کی آمد پر چراغ گل کر دیا اور بچوں کو سلا دیا اور خود دونوں میاں بیوی مہمان کے ساتھ بیٹھ کر اندھیرے میں منہ ہلاتے رہے گویا کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح گھر کے سب لوگ فاقہ سے رہے اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے اس واقعہ کی خبر دی۔ رسول اللہؐ نے صبح حضرت ابوطلحہؓ کو بلایا اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ رات تم نے مہمان کے ساتھ کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ کو تم دونوں کی یہ بات بہت پسند آئی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف، حدیث نمبر 3839)

رسول اللہؐ کی تربیت کے نتیجے میں صدقہ لینے والے، صدقہ دینے والے بن گئے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جمعہ کو ایک بدحال شخص مسجد میں داخل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خاطر صدقہ کی تحریک فرمائی۔ صحابہؓ نے کچھ کپڑے پیش کئے تو رسول اللہؐ نے دو کپڑے اسے دے دیئے۔ اگلے جمعہ کو وہ پھر آیا اور رسول اللہؐ نے جب صدقہ کی تحریک کی تو اس نے دو کپڑوں میں سے ایک پیش کر دیا۔ مگر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اپنا کپڑا اٹھا لو۔

(سنن نسائی کتاب الجمعہ باب حث الامام علی الصدقۃ حدیث نمبر 1391)

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غریب قوم کے لوگ حاضر ہوئے جو ننگے پاؤں اور ننگے بدن تھے ان کی حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر تھا اور آپ نے صحابہؓ کو جمع کر کے خطاب کیا اور ان کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ صحابہؓ نے دینار، درہم، کپڑے، جو اور کھجور صدقہ کیا یہاں تک کہ کپڑوں اور غلے کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔ حضرت جریرؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ کا چہرہ یہ منظر دیکھ کر سونے کی ڈلی کی طرح چمک رہا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقۃ حدیث نمبر 1691)

داخلہ مدرسۃ الحفظ ربوہ

برائے نابینا بچگان

ربوہ میں رہائش پذیر نابینا بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم حفظ کروانے کیلئے مدرسۃ الحفظ میں مورخہ یکم ستمبر 2015ء سے کلاس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ حفظ کے خواہشمند بچوں اور بچیوں کے والدین درج ذیل کوائف اور درخواست پر صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 10/اگست 2015ء تک مدرسۃ الحفظ ارسال کر دیں۔

کوائف

1۔نام، ولدیت
2۔عمر (برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی لف کریں)
3۔ایڈریس مع فون وموبائل نمبر

اہلیت

1۔ امیدوار کی عمر 11 سے 14 سال کے درمیان ہو۔ اس سے کم اور زائد عمر والے بچوں اور بچیوں کو داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

2۔ابتدائی انٹرویو مورخہ 16/اگست 2015ء بروز اتوار مدرسۃ الحفظ میں صبح 9 بجے ہوگا۔

3۔ انٹرویو میں کامیاب امیدواران کو چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر داخلہ دیا جائے گا۔ چھ ماہ کی کارکردگی کی بنیاد پر حتمی داخلہ دیا جائے گا۔

(نظارت تعلیم)

داخلہ مدرسۃ الظفر (معلمین کلاس)

مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے لئے تحریری ٹیسٹ مورخہ 24/اگست 2015ء کو صبح 8 بجے دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے امیدوار کا کم از کم میٹرک/ ایف اے کا رزلٹ کارڈ اور اس کی کاپی اور اپنی ایک عدد تصویر ساتھ لے کر آئیں۔ جن امیدواران نے تا حال درخواست نہیں بھجوائی وہ صدر صاحب جماعت/ امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ درخواست ہمراہ لائیں۔ مزید معلومات کے لئے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون نمبر: 0476212968
فیکس نمبر: 0476211010

(نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اداریہ

امانت و دیانت کے اعلیٰ معیار

31 مئی 1904ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے گورداسپور میں بمقدمہ مولوی کرم دین صاحب یہ حلفیہ بیان دیا تھا کہ انسان :-

''اگر کسی جائز بدلہ لینے کی غرض سے دروغ دھوکا، دغا، جعلسازی، بہتان، نفاق استعمال میں لائے تو وہ کذاب نہیں ہوگا۔ اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا ہے اور ہزارہا میں پھیلایا گیا ہے۔ تو وہ کذاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایک ہی فعل ہے۔ اس میں شدت نہیں آئی۔

زنا کرنے والا ایک قسم کا متقی ہے۔ قرآن کا کوئی حکم توڑنے والا بھی متقی ہوسکتا ہے۔ دروغ گو میں اگر اوصاف شرعیہ ہیں۔ وہ ایک معنی میں متقی ہوسکتا ہے۔''

(نقل مصدقہ عدالت مورخہ 29۔ اپریل 1919ء) (بحوالہ الفضل 18 ستمبر 1938ء صفحہ 3)

اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

لاکھوں ایسے احمدی ہیں جنہوں نے اس پاک تعلیم کو حرز جان بنایا اور امانت و دیانت کے نئے باب رقم کردیئے۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود پہلے محکمہ مال میں نائب تحصیلدار تھے۔ پھر محکمہ دفاع میں تبدیل کر کے آپ کو کمانڈرانچیف کا سیکرٹری بنادیا گیا۔ آپ نے 55 سال ملازمت کی اس زمانے میں افسر اعلیٰ کی مرضی پر موقوف ہوتا تھا کہ حق پنشن کے بعد بھی مناسب اور قابل شخص کو ملازمت میں توسیع دیتا رہے۔ منشی صاحب ایک طویل عرصہ تک ناظر محکمہ جنگی رہے۔ لاکھوں روپے کا حساب کتاب تھا۔ کئی کمانڈرانچیف آئے اور گئے۔ سب حضرت منشی صاحب کی دیانت اور خدمت گزاری کے قدردان تھے۔ 55 سال کے بعد منشی صاحب سبکدوش ہوئے تو حساب میں کوئی بقایا آپ کے ذمہ نہ تھا۔ حالانکہ نظارت کا عہدہ حسابات کے لحاظ سے بڑا مشکل اور پیچیدہ معاملہ ہے۔ کم ہی ایسے شخص ہوں گے جو حسابات کی الجھنوں سے پاک نکلیں۔ منشی صاحب کی دیانت مندرجہ ذیل دو واقعات سے بھی ہویدا ہے اور نیز یہ کہ آپ تقویٰ کی کس قدر باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔

پنشن پانے کے بعد منشی صاحب نے اپنی ملازمت کا پھر محاسبہ کیا اور یہ محسوس کیا کہ وہ سرکاری سٹیشنری سے غریب طلباء، بچے یا دوست احباب کو وقتاً فوقتاً کوئی کاغذ قلم دوات یا پنسل دیتے رہے ہیں۔ بات یہ تھی کہ محلے کے طلباء بچے یا دوست احباب منشی صاحب سے کوئی چیز مانگ لیتے تھے اور لحاظ کے طور پر منشی صاحب دے دیتے تھے۔ یہ ایک بہت ہی ناقابل ذکر شے ہوتی تھی اور کئی سالوں میں بھی 7.5 روپے سے زیادہ قیمت نہ رکھتی ہوگی۔ لیکن منشی صاحب نے محسوس کیا کہ انہیں ایسا کرنے کا دراصل حق نہیں تھا۔ پس آپ نے وزیراعظم کو لکھا کہ میں نے اس طریق پر بعض دفعہ سٹیشنری صرف کی ہے۔ آپ مجھے معاف کردیں تا کہ میں خدا تعالیٰ کے روبرو جواب دہی سے بچ جاؤں۔ ظاہر ہے وزیراعظم نے ان سے درگزر کیا۔

منشی صاحب بوڑھے ہوگئے۔ روزنامچہ لکھنے کی عادت تھی۔ آپ نے یہ دیکھنا چاہا کہ میرے ذمہ کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ روزنامچے کی پڑتال کرتے ہوئے کوئی 40 سال قبل کا ایک واقعہ درج تھا۔ یعنی منشی صاحب نے ایک غیر از جماعت سے مل کر ایک معمولی سی تجارت کی تھی۔ اس کے نفع میں سے بروئے حساب 40 روپے کے قریب منشی صاحب کے ذمہ نکلتے تھے۔ آپ نے یہ رقم حقدار کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوادی۔ تا رسید بھی حاصل ہوجائے۔ وہ شخص کپورتھلہ کا رہنے والا تھا اور ''عجب خان'' اس کا نام تھا۔ منی آرڈر وصول ہونے کے بعد وہ اپنی مسجد میں گیا اور لوگوں سے کہا کہ تم احمدیوں کو برا تو کہتے ہو لیکن یہ نمونہ بھی تو کہیں دکھاؤ۔ 40 سال قبل کا واقعہ ہے اور خود مجھے بھی یاد نہیں کہ میری کوئی رقم منشی صاحب کے ذمہ نکلتی ہے۔ (الفضل 23 ستمبر 2010ء صفحہ 3)

مکرم ضیاء الحق صاحب حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رفیق حضرت مسیح موعود کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

جودھامل بلڈنگ لاہور میں قیام کے دوران ایک مرتبہ اپنی کچھ رقم میں نے حضرت حافظ صاحب کے پاس امانت رکھ دی۔ آپ نے نوٹ لے کر گنے اور فرمایا کہ اس امانت میں انہی نوٹوں کی قید تو نہیں۔ میں بات سمجھ نہ سکا اور وضاحت کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ واپسی کے وقت اگر یہ نوٹ تبدیل ہو چکے ہوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ میں خاموش ہوگیا۔ سوچ رہا تھا کہ یہ تقویٰ کی کس قدر باریک راہ ہے۔ مجھے توقف میں دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اگر آپ کو انہی نوٹوں کی واپسی پر اصرار ہو تو میں اس طریق پر اسے رکھ لوں گا۔ میں نے عرض کیا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ کوئی سے بھی نوٹ ہوں۔ حضرت حافظ صاحب نے اس معمولی سی امانت کی تحریر لکھ کر میرے ہاتھ میں دے دی۔ میں نے لینے سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا نہیں یہ ضروری ہے زندگی کا کیا اعتبار۔

(الفضل 6 جون 1969ء)

لبے ضلع سیالکوٹ کے ایک احمدی بزرگ صوفی منظور احمد صاحب تھے ان کے نیک کردار کی وجہ سے غیر از جماعت لوگ اُن کی بہت عزت کرتے تھے انہیں اپنے فیصلوں میں شریک کرتے اپنی امانتیں اُن کے پاس رکھواتے حتیٰ کہ اپنی زمین کی رجسٹریاں تک اُن کے نام کروادیتے۔ ان رجسٹریوں میں سے اپنے ہمسائے کی ایک رجسٹری اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے ان کے نام یہ کہہ کر کروائی کہ زندگی کا کیا بھروسہ ہے تم اپنی امانت کے بوجھ سے مجھے آزاد کردو۔ (الفضل 12 دسمبر 2014ء)

مکرم پرویز پروازی صاحب ربوہ کے ابتدائی آبادکاروں کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

ایک شیرفروش بھی یاد ہے۔ پٹھان، رعب داب والا آدمی، رزق کمانے کے لئے شیرفروشی کرتا تھا۔ سامنے بڑے کڑاہے میں دودھ پڑا ہے اس پر بالائی کی یہ موٹی تہہ جمی ہوئی ہے۔ جس نے جتنا دودھ لیا اس کے حصہ کی بالائی علیحدہ سے اس کے دودھ کے اوپر ڈال دیتا ہے۔ اپنے وطن میں خوش حال آدمی تھا مگر مرشد کے قدموں میں رہنے کی آرزو اس جگہ کھینچ لائی ہے۔ کڑاہے کے پاس بیٹھے قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ گاہک آیا، اسے فارغ کیا پھر تلاوت میں مگن۔ بھلا ایسے نیک لوگ دودھ میں ملاوٹ کیوں کرنے لگے؟ سادگی کا عالم یہ ہے کہ ہمارے ابا کی روایت کے مطابق ایک صاحب آئے اور ان سے کہا مجھے حکیم نے ایک دوا کھانے کی تجویز کی ہے مگر اس کا بالائی کے ساتھ کھانا ضروری ہے، بالائی دے دیجئے، کہنے لگے بالائی تو نہیں ہے۔ اس نے حجت کی کہ سامنے کڑاہا رکھا ہے اور اس پر بالائی کی یہ موٹی تہہ ہے آپ کہتے ہیں بالائی نہیں ہے۔ کہنے لگے میاں یہ بالائی ان لوگوں کے لئے ہے جو دودھ لینے آتے ہیں کیونکہ یہ انہی کے حصے کے دودھ سے اتری ہے۔ میں آپ کو دوسرے کے حصہ کی بالائی کیسے دے دوں؟ دیر تک حجت ہوتی رہی۔ فیصلہ اس بات پر ہوا کہ آپ کی مجبوری ہے کہ دوا کے لئے آپ کو بالائی چاہئے اس لئے میں بالائی تو دوں گا مگر اس بالائی کے پیسے نہیں لوں گا۔ آپ وہ پیسے بیت کے چندہ میں دے دیں۔ اسی بزرگ شیرفروش کو پاکستان میں بھی ہم نے دیکھا مگر اب شیرفروشی چھوڑ دی تھی ان کا کہنا تھا اب خالص دودھ کا خریدنا اور بیچنا ممکن ہی نہیں رہا اس لئے کون اپنی عاقبت خراب کرے۔ (احمدیہ کلچر صفحہ 111)

اپنی ہوش میں ہم نے ایک تانگے والے کو دیکھا کہ گم سم اپنے تانگے پر بیٹھا رہتا ہے۔ ایک بار ایک صاحب لاہور سے اپنی بچی کے جہیز کے زیور لے کر بس سے اترے۔ یہی تانگہ موجود تھا اس میں بیٹھ گئے گھر میں اترے مگر زیور والا ڈبہ تانگہ میں بھول گئے۔ تانگہ والا جاچکا تو انہیں یاد آیا کہ زیور تو تانگہ ہی میں رہ گیا۔ سٹی گم ہوگئی دیوانہ وار بسوں کے اڈہ کی طرف بھاگے۔ کچھ دور گئے ہوں گے کہ وہی

باقی صفحہ 7 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دینی تعلیمات کی روشنی میں طلاق اور خلع کے مسائل کے حل پر مشتمل پُر معارف خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جون 1946ء

ذرا ذرا سی بات پر خلع اور طلاق تک نوبت پہنچا دینا نہایت بھیانک اور ناپسندیدہ طریق ہے

یہ انسانی خاصہ ہے کہ میاں بیوی میں کبھی کبھار رنجش پیدا ہو جاتی ہے لیکن جھگڑا پیدا ہونے کے بعد دینی تعلیم کو نظر انداز کر دینا بہت بری چیز ہے

قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ جب میاں بیوی میں جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس کو دور کرنے کیلئے حَکَم مقرر کئے جائیں تا کہ ان کی رنجش دور ہو جائے۔

شادی کے بعد ماں باپ کے حقوق ختم نہیں ہو جاتے بلکہ شادی کے بعد بھی ماں باپ کے حقوق اولاد پر ہوتے ہیں۔ یہ ذمہ داری میاں بیوی پر عائد ہوتی ہے

ہمارے علماء کو چاہئے کہ رات دن ان مسائل کو لوگوں کے سامنے بیان کریں اور دینی تعلیم کو پیش کریں تا کہ لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ طلاق اور خلع ناپسندیدہ ہیں

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

''انسانی زندگی کے اہم ارکان میں سے میاں بیوی کے اجزا ہوتے ہیں۔ دنیوی زندگی کے لئے انسان کے لئے جو چیزیں لازمی ہیں اور جن کے ذریعہ انسان آرام اور سکینت حاصل کر سکتا ہے وہ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات سے جو سکون اور آرام انسان کو ملتا ہے وہ اسے کسی اور ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان وجودوں کو ایک دوسرے کیلئے سکینت اور تسکین کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح بائبل میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کے لئے حوا پیدا کی تا کہ وہ آدم کے آرام اور سکینت کا موجب ہو۔ یعنی حوا کے بغیر آدمؑ کے لئے تسکین اور آرام کی صورت اور کوئی نہ تھی۔ لیکن یہی دو وجود جو ایک دوسرے کے لئے تسکین، آرام اور راحت کا موجب ہیں کبھی کبھی انہیں دو وجودوں کو لڑائی اور جھگڑے کا موجب بنا لیا جاتا ہے اور راحت اور سکون کی بجائے انسان کے لئے اس کا مدمقابل یعنی خاوند کیلئے بیوی اور بیوی کیلئے خاوند دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف دینے کا موجب بن جاتا ہے۔ ہزاروں خاوند ایسے ہیں جو اپنی بیویوں کیلئے بدترین عذاب ثابت ہوتے ہیں اور ہزاروں بیویاں ایسی ہیں جو اپنے خاوندوں کے لئے بدترین عذاب ثابت ہوتی ہیں۔ (دین) نے ایسے حالات میں ہمارے لئے ایسی اعلیٰ راہنمائی کی ہے کہ درحقیقت ان احکام کی موجودگی میں ہمارے لئے گھبراہٹ اور تشویش کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ (دین) کی تعلیم پر عمل کرنے کیلئے کتنے لوگ تیار ہوتے ہیں؟ غیر (۔) تو پہلے ہی (دینی) تعلیم پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ وہ (۔) بھی جو (دینی) تعلیم کو ماننے والے ہیں (دینی) تعلیم سے بہت دور جا چکے ہیں اور قرآنی تعلیم کی طرف آنا پسند ہی نہیں کرتے بلکہ دوسری عدالتوں کے ذریعہ اپنا فیصلہ کرانا چاہتے ہیں۔ اگر کسی مرد اور عورت میں جھگڑا پیدا ہو جائے اور ان کو کہا جائے کہ قرآن کی تعلیم کے مطابق اس جھگڑے کو دور کرنے کی کوشش کرو تو رشتہ دار درمیان میں کود پڑتے ہیں اور کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ان باتوں پر عمل کرنے سے کہیں گزارہ ہوتا ہے۔ ہم ان کے مطابق کیسے فیصلہ کریں۔ گویا ان کے نزدیک قرآن کریم ایک افسانوں کی کتاب ہے جسے لائبریری کی زینت کیلئے رکھنا چاہئے لیکن اس پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم ناقابل عمل ہے ایسا شخص (دین) کے دائرہ میں رہتا ہی کیوں ہے؟ ایسے شخص کو (دین) کی تعلیم کو چھوڑ دینا چاہئے اور کوئی ایسا مذہب تلاش کرنا چاہئے جس کی تعلیم اسے قابل عمل نظر آئے تا کہ کم از کم اس کی ضمیر تو آزاد رہے۔ وہ جب (دین) کی تعلیم کو غلط اور ناپسندیدہ خیال کرتا ہے تو پھر ضمیر کو مارتے ہوئے اس کو کیوں پکڑے ہوئے ہے اور کیوں اسے چھوڑتا نہیں؟

میں اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہماری جماعت میں میاں بیوی کے جھگڑے پہلے کی نسبت زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔ جہاں تک جھگڑوں کا سوال ہے۔ جھگڑوں کا پیدا ہونا برا نہیں کیونکہ یہ انسانی خاصہ ہے کہ میاں بیوی میں کبھی کبھار رنجش بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جھگڑا پیدا ہونے کے بعد (دینی) تعلیم کو نظر انداز کر دینا یہ بہت بری چیز ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ ایسے حالات میں بالعموم (دین) کی تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہوئے ظلم کی حد تک پہنچ جاتے ہیں اور (دینی) تعلیم کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ میرے لئے یہ صورت بہت ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ہمارے لئے رسول کریم ﷺ کامل اسوہ ہیں۔ ہم آپؐ کو دیکھتے ہیں کہ آپ نہ صرف خاوند تھے بلکہ آپ نبی بھی تھے، آپؐ پیر بھی تھے اور آپ آقا بھی تھے۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے آپ کی حالت یہ تھی کہ ایک دفعہ آپ نے اپنی ایک بیوی کو ایک راز کی بات بتائی اور حکم دیا کہ کسی اور کو نہ بتانا لیکن انہوں نے اپنی بعض سہیلیوں سے جو کہ رسول کریم ﷺ کی بیویوں میں سے ہی تھیں اس بات کا ذکر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتا دیا کہ آپ کی اس بیوی نے وہ راز آپ کی بعض دوسری بیویوں کو بھی بتا دیا ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ان کی تنبیہ کیلئے یہ فیصلہ فرمایا کہ میں مسجد میں ہی رہوں گا اور گھر میں بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا۔ آپؐ نے مسجد میں خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح) آپؐ کے حکم پر مسجد میں آپؐ کے لئے خیمہ لگا دیا گیا اور آپؐ اسی میں رہنے لگے۔ مکہ والے اپنی بیویوں سے نرمی کا سلوک نہیں کیا کرتے تھے بلکہ جس طرح پنجابی عورتوں کی درستی کا ایک ہی علاج جانتے ہیں کہ ڈنڈا لیا اور مار مار کر سیدھا کر دیا۔ اسی طرح مکہ والے بیویوں سے سختی سے پیش آتے تھے اور ان کی عورتوں کو یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ کسی بات میں مشورہ دے سکیں یا مرد کے سامنے بول سکیں۔ مدینہ میں مکہ کی نسبت کسی حد تک عورتوں کو زیادہ آزادی تھی۔ گو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے ذریعہ جو آزادی عورتوں کو دلائی وہ اس پہلی آزادی سے بہت بڑھ کر ہے۔ بہر حال مدینے کی عورتیں کبھی کبھار اپنے مردوں کے سامنے بول لیتی تھیں لیکن مکہ والوں میں ابھی وہی سختی باقی تھی۔ جب رسول کریم ﷺ نے مسجد میں ڈیرہ لگا لیا تو صحابہؓ میں چہ میگوئیاں ہونی شروع ہو گئیں کہ آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ چنانچہ ایک صحابیؓ گھبرائے ہوئے حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے۔ حضرت عمرؓ مدینہ سے دو تین میل باہر ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ان دنوں ہمیں گزارے کی تنگی تھی اس لئے ہم لوگ روزانہ رسول کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہو سکتے تھے بلکہ ہم نے باریاں مقرر کی ہوئی تھیں۔ ایک ساتھی جاتا اور وہ سارا دن رسول کریم ﷺ کی صحبت میں رہتا اور شام کو واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کی مجلس کی ساری باتیں اپنے ساتھی کو سناتا۔ دوسرے دن وہ کام کرتا اور اس کا وہ ساتھی جو پہلے دن نہیں گیا تھا رسول کریم ﷺ کی مجلس میں جاتا، آپؐ کی باتیں سنتا اور شام کو واپس آ کر تمام باتیں اپنے ساتھی کو سناتا۔ جس دن یہ واقعہ ہوا اس دن حضرت عمرؓ کے ساتھی کی باری تھی۔ جب وہ مدینہ سے واپس گئے تو انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ عمر! تجھے پتہ ہے کہ مدینہ میں کیا ہو گیا ہے؟ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا رسول کریم ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ ان کی یہ بات سن کر حضرت عمرؓ بہت گھبرائے کیونکہ رسول کریم ﷺ کے نکاح میں حضرت عمرؓ کی بیٹی حفصہؓ بھی تھیں۔ حضرت عمرؓ مدینہ گئے اور جاتے ہی حضرت حفصہؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔ جب پہنچے تو حضرت حفصہ بیٹھی رو رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے جاتے ہی حضرت حفصہؓ سے کہا۔ بیوقوف! کیا میں تمہیں منع نہیں کیا کرتا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کا ادب کیا کرو اور تم عائشہ کی نقلیں نہ کیا کرو۔ عائشہ کا مقام اور ہے اور تمہارا مقام اور ہے۔ لیکن تم نے میری بات نہ مانی اور اب نتیجہ نکل آیا۔ پھر حضرت حفصہؓ سے پوچھا کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سب بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ حضرت حفصہؓ نے کہا۔ نہیں طلاق تو نہیں دی البتہ ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ وہاں سے نکلے اور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگی۔ رسول کریم ﷺ نے آپ کو اندر آنے کی اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ وہاں فرماتے ہیں جب میں اندر گیا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی کھردری تھی۔ میرے جانے پر آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے مگر حالت یہ تھی کہ تمام جسم پر چٹائی کے نشان پڑے ہوئے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آرام اور آسائش کے تمام سامان قیصرو کسریٰ کے پاس ہیں اور وہ اپنے زندگی کے دن نہایت تعیش اور آرام کے ساتھ بسر کر رہے ہیں اور آپؐ کے لئے آرام کا کوئی سامان نہیں۔ آپؐ کے لئے یہ چٹائی ہے جس کے نشان آپ کے تمام جسم پر پڑ گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بات جان بوجھ کر کہی تا کہ آپؐ کی طبیعت میں کوئی غصہ ہو تو وہ دور ہو جائے۔ میری بات پر آپؐ ہنس پڑے۔ میں نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ صحیح ہے کہ آپ نے اپنی تمام بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں طلاق تو نہیں دی۔ پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں تو حفصہ کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ تم عائشہ کی نقلیں نہ کیا کرو اور آپ کا بہت ادب و

احترام کیا کرو۔ پھر کہا یا رسول اللہ! آپ سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہم مکہ والوں کے سامنے ہماری بیویاں بولتی نہ تھیں۔ایک دن کسی بات پر میری بیوی مجھے مشورہ دینے لگی تو میں نے اسے کہا تو اپنی حیثیت تو دیکھ۔ تیرا کیا کام ہے کہ تو مجھے مشورہ دے۔لیکن ہماری عورتوں کو بھی آہستہ آہستہ مدینے کی عورتوں نے خراب کر دیا۔ایک دن میں بات کر رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھے کسی معاملہ کے متعلق مشورہ دینے کی کوشش کی۔ جب میں نے اسے روکا تو اس نے مجھے جواب دیا کہ رسول اللہ کے گھر میں ان کی بیویاں آپؐ کو مشورہ دیتی ہیں تو تم کون ہو ہمیں روکنے والے؟ اس طرح حضرت عمرؓ نے نہایت لطیف پیرایہ میں اس طرف اشارہ کیا کہ آپؐ نے ہی عورتوں کو آزادی دی ہے۔اگر ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو وہ معافی کی حقدار ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح) مگر باوجود ان تمام باتوں کے رسول کریم ﷺ نے عورتوں کے حقوق کی نہایت اعلیٰ طور پر حفاظت کی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اپنی آخری تقریر میں بھی یہی وصیت کی کہ عورتوں سے حسن سلوک سے پیش آنا۔ (سیرت ابن ہشام جلد 4 صفحہ 251 مطبوعہ مصر 1936ء) اور اپنے غلاموں کو اپنے بھائیوں کی طرح رکھنا اور ان سے ایسا کام نہ لینا جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔

(طبقات ابن سعد جلد 2 صفحہ 254)

بہرحال (دین) نے عورتوں کے حقوق کی جتنی حفاظت کی ہے کسی اور مذہب نے نہیں کی۔لیکن چونکہ انسان ایک ایسا مرکب وجود ہے جس میں مختلف قسم کی عادات اور خواہشات موجود ہوتی ہیں اس لئے میاں بیوی میں کبھی نہ کبھی اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے اور ان کے تعلقات ایک ہی حال پر نہیں رہ سکتے۔اگر یہ اختلاف بہت شدت کا رنگ پکڑ لے تو ایسے مواقع کے لئے (دین) کا حکم ہے کہ مرد عورت کو طلاق دے دے یا عورت مرد سے خلع کرا لے۔لیکن طلاق اور خلع سے کچھ احکام بیان کئے ہیں جن کو مدنظر رکھنا مرد، عورت اور قاضیوں کا فرض قرار دیا ہے تا کہ طلاق یا خلع عام نہ ہو جائے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔اِنَّ اَبْغَضَ الْحَلَالِ (۔) (ابوداؤد کتاب الطلاق) یعنی حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے۔ جب طلاق حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے تو ایک مومن جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہے وہ اس چیز کے کس طرح قریب جا سکتا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ ہر کام جو جائز ہے ضروری نہیں کہ اسے کیا بھی جائے۔تم میں سے ہر ایک شخص جانتا ہے کہ بنارس، کلکتہ، مدراس یا بمبئی جانا حلال ہے لیکن کتنے ہیں جو ان جگہوں میں گئے ہیں؟ اگر حلال کے یہی معنے ہیں کہ اسے ضرور کیا جائے تو پھر تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جن لوگوں کے پاس ان شہروں میں جانے کے لئے روپیہ نہ تھا وہ اپنی جائیدادیں بیچ ڈالتے اور اس

حلال کام کو ضرور سرانجام دیتے۔لیکن لوگوں کا اس پر عمل نہ کرنا بتاتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو بات حلال ہے ضروری نہیں کہ اس پر عمل کیا جائے۔جگہ، مناسب موقع اور محل کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر ایک حلال کام کے کرنے سے ناپسندیدگی کے سامان پیدا ہوتے ہیں تو اس کام سے بہرحال اجتناب کیا جائے گا۔مثلاً پیاز کھانا حلال ہے لیکن (بیت) میں پیاز کھا کر جانا منع ہے کیونکہ وہاں لوگوں کو اس کی بو سے تکلیف ہوتی ہے۔اسی طرح انسان کے لئے یہ حلال ہے کہ وہ سبز رنگ کا کپڑا پہنے یا اُودے رنگ کا کپڑا پہنے یا زرد رنگ کا کپڑا پہنے۔اگر کسی کا دوست کہے کہ یہ زرد رنگ کا کپڑا خرید لو تو وہ کہتا ہے۔ مجھے زرد رنگ اچھا نہیں لگتا۔ اب اس کے نزدیک حلال وہ چیز ہے جو اس کی پسند کے مطابق اور اس کی طبیعت کو اچھی لگتی ہے۔کھانے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ حلال اور طیب چیزیں کھاؤ۔لیکن بعض لوگ بینگن نہیں کھاتے۔ بعض لوگ کدو کو پسند نہیں کرتے۔اگر ان سے پوچھا جائے کہ آپ بینگن کیوں نہیں کھاتے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں۔ یا دوسرے شخص سے پوچھا جائے کہ آپ کدو کیوں نہیں کھاتے؟ تو وہ کہتا ہے میری بیوی اس کو ناپسند کرتی ہے۔اسی طرح جب لوگ مکان تیار کرتے ہیں تو اپنے مذاق اور اپنی طبیعت کے مطابق بناتے ہیں۔ کوئی ایک منزلہ مکان بناتا ہے، کوئی دو منزلہ اور کوئی سہ منزلہ۔کوئی مکان میں باغیچہ لگانا پسند کرتا ہے اور کوئی بغیر باغیچہ کے۔اب یہ ساری چیزیں حلال ہوتی ہیں لیکن وہ سب پر عمل نہیں کرتا۔جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ ہر حلال بات پر عمل کرنا ضروری نہیں لیکن جب بیوی کو طلاق دینے کا معاملہ پیش آجائے تو یہ کہتے ہوئے کہ بیوی کو طلاق دینا جائز ہے۔فوراً بے سوچے سمجھے طلاق دے دی جاتی ہے حالانکہ بعض حلال چیزیں انسان اپنے نفس کی خاطر، بعض اپنے دوستوں کی خاطر اور بعض سوسائٹی کی خاطر ہمیشہ چھوڑتا رہتا ہے۔درحقیقت ایسے موقع پر ایک مومن کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس حلال کو خدا کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ چونکہ یہ کام میرے خدا کو پسند نہیں اس لئے میں یہ کام نہیں کرتا تا میرا خدا مجھ پر ناراض نہ ہو۔

پس رُشد اور ہدایت یہ نہیں کہ طلاق کو عام کیا جائے بلکہ رشد اور ہدات یہ ہے کہ طلاق سے بچنے کی کوشش کی جائے۔حلال کے معنے یہ ہیں کہ چاہو تو کر سکتے ہو۔ قانون کے لحاظ سے منع نہیں۔لیکن تمہیں دوسروں کے خیالات، دوسروں کے جذبات، دوسروں کی ہمدردی اور دوسروں کے پیار کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے۔جس حلال پر عمل کرنے سے دوسروں کے خیالات، دوسروں کے جذبات، دوسروں کی ہمدردی اور دوسروں کے پیار کا خون ہوتا ہو، وہ حلال نہیں بلکہ ایسا حلال ایک جہت سے حلال ہے اور دوسری جہت سے حرام ہے۔ جب لوگ اپنے دوستوں کی ناراضگی، سوسائٹی کی ناراضگی اور قوم کی

ناراضگی کا خیال رکھتے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہی ایسی چیز ہے جس سے انسان کو بے پروا ہونا چاہئے؟ کیا خدا تعالیٰ کا وجود ہی ایسا کمزور ہے کہ جس کی ناراضگی انسان کے لئے قابل اعتناء نہیں؟ جب دنیوی اور سفلی عشق رکھنے والے لوگ اپنے محبوب کی چھوٹی سے چھوٹی خفگی سے ڈرتے ہیں اور اس کو ناراض ہونے کا موقع نہیں دیتے۔تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مومن جس نے ایمان کی حلاوت پائی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے انتہائی طور پر خائف نہ ہو۔حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی کسی بات پر تکرار ہوگئی۔ یہ تکرار بڑھ گئی۔حضرت عمرؓ کی طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے مناسب سمجھا کہ وہ اس جگہ سے چلے جائیں تا کہ جھگڑا خواہ مخواہ زیادہ نہ ہو جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جانے کی کوشش کی تو حضرت عمرؓ نے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکرؓ کا کرتہ پکڑ لیا کہ میری بات کا جواب دے کر جاؤ۔ جب حضرت ابوبکرؓ اس کو چھڑا کر جانے لگے تو آپ کا کرتہ پھٹ گیا۔آپ وہاں سے اپنے گھر کو چلے آئے۔لیکن حضرت عمرؓ کو شبہ پیدا ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ رسول کریم ﷺ کے پاس میری شکایت کرنے گئے ہیں۔ وہ بھی پیچھے پیچھے چل پڑے تا کہ میں بھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اپنا عذر پیش کر سکوں لیکن راستے میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ حضرت عمرؓ یہی سمجھے کہ آپ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت کرنے گئے ہیں۔وہ بھی سیدھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں جا پہنچے۔ وہاں جا کر دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ موجود نہ تھے لیکن چونکہ ان کے دل میں ندامت پیدا ہو چکی تھی اس لئے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں ابوبکر سے سختی سے پیش آیا ہوں۔حضرت ابوبکر کا کوئی قصور نہیں۔ میرا ہی قصور ہے۔ جب حضرت عمرؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کو جا کر کسی نے بتایا کہ حضرت عمرؓ رسول کریم ﷺ کے پاس آپ کی شکایت کرنے گئے ہیں۔حضرت ابوبکرؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مجھے بھی اپنی براءت کے لئے جانا چاہئے تا کہ یکطرفہ بات نہ ہو جائے اور میں بھی اپنا نقطہ نگاہ پیش کر سکوں۔جب حضرت ابوبکرؓ رسول کریم ﷺ کی مجلس میں پہنچے تو حضرت عمرؓ عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے ابوبکر سے تکرار کی اور ان کا کرتہ مجھ سے پھٹ گیا۔ جب رسول کریم ﷺ نے یہ بات سنی تو غصہ کے آثار آپ کے چہرہ پر ظاہر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔جب ساری دنیا میرا انکار کرتی تھی اور تم لوگ بھی میرے مخالف تھے اس وقت ابوبکر ہی تھا جو مجھ پر ایمان لایا اور ہر رنگ میں اس نے میری مدد کی۔ پھر افسردگی کے ساتھ فرمایا کیا اب بھی تم مجھے اور ابوبکر کو نہیں چھوڑتے؟ آپ یہ فرما رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ داخل ہوئے۔ یہ ہوتا ہے سچے عشق کا نمونہ کہ بجائے

یہ عذر کرنے کے کہ یا رسول اللہ! میرا قصور نہ تھا عمرؓ کا قصور تھا آپؓ نے جب دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کے دل میں خفگی پیدا ہو رہی ہے، آپ سچے عاشق کی حیثیت سے یہ برداشت نہ کر سکے کہ میری وجہ سے رسول کریم ﷺ کو تکلیف ہو۔آتے ہی رسول کریم ﷺ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! عمر کا قصور نہیں تھا میرا قصور تھا۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ) دیکھو حضرت ابوبکرؓ کس قدر سچے عاشق تھے کہ آپ یہ برداشت نہ کر سکے کہ آپ کے معشوق کے دل کو تکلیف ہو۔ آپ یہ دیکھ کر کہ رسول کریم ﷺ حضرت عمرؓ پر ناراض ہوئے ہیں، خوش نہیں ہوئے۔ عام طور پر لوگوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ جب وہ اپنے مدمقابل کو جھاڑ پڑتی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ خوب جھاڑ پڑی لیکن اس سچے عاشق نے یہ پسند نہ کیا کہ رسول کریم ﷺ کے دل کو تکلیف ہو۔ خواہ کسی وجہ سے ہو۔آپ نے کہا میں مجرم بن جاتا ہوں لیکن میں اپنے معشوق کا دل رنجیدہ نہیں ہونے دوں گا۔ اور نہایت لجاجت سے عرض کیا یا رسول اللہ! عمر کا قصور نہیں میرا قصور ہے۔اگر حضرت ابوبکرؓ رسول کریم ﷺ کے دل کے ملال کو دور کرنے کی خاطر مظلوم ہونے کے باوجود ظالم ہونے کا اقرار کرتے ہیں تا آپ کے دل کو تکلیف نہ پہنچے۔تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مومن بندہ اپنے خدا کی خوشنودی کیلئے وہ کام نہ کرے جو اسے خدا تعالیٰ کی رضا کے قریب کر دے۔ بیشک رسول کریم ﷺ ہمیں بہت پیارے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے بعد کسی سے اتنی محبت کرنے کو تیار نہیں۔لیکن پھر بھی خدا خدا ہے اور رسول کریم ﷺ رسول کریم ﷺ ہیں۔ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ کا بہت بلند مرتبہ ہے جو کسی اور انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔لیکن اس کے باوجود آپ عبد ہیں اور اللہ تعالیٰ معبود ہے۔آپ مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے نیچے ہیں اور اللہ تعالیٰ محسن ہے، آپ فانی تھے اور اللہ تعالیٰ غیر فانی اور ازلی ابدی ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے محتاج تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کی حاجتوں کو پورا کرنے والا ہے۔آپ کمزور تھے اور اللہ تعالیٰ بے انتہاء طاقتوں کا مالک ہے۔ پس جب حضرت ابوبکرؓ کا دل رسول کریم ﷺ کا ملال دیکھ کر تڑپ جاتا ہے تو ایک مومن رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث پڑھ کر یا سن کر کہ ان ابغض الحلال (۔) کس طرح آسانی سے جرأت کر سکتا ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب شریعت کہتی ہے کہ تم اس ابغض الحلال کو اختیار کرنے سے پرہیز کرو۔تو ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ ایسے امور میں کمی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس بات کو میاں بیوی کے تعلقات کی کشیدگی کے وقت بھول نہ جائے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ طلاق اور خلع درحقیقت ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ اگر مرد عورت کو چھوڑتا ہے تو وہ طلاق کہلائے گی۔ اور اگر عورت ہی اس سے یہ

مطالبہ کرے کہ وہ اسے آزاد کرے تو وہ خلع کہلائے گا اور خلع بھی **ابغض الحلال** کے ماتحت ہی آئے گا ۔ جہاں تک انسانی حقوق کا سوال ہے طلاق اور خلع دونوں ہی (۔) کے اندر سے تلف ہو چکے تھے اور (۔) اس پر کسی صورت میں بھی عمل کرنے کو تیار نہ ہوتے تھے۔ جس کی وجہ سے عورتوں کیلئے از حد مشکلات کا سامنا تھا۔ احمدیت نے ان دونوں حقوق کو قائم کیا اور عورتوں کو ان تکالیف سے نجات دی جو ان حقوق کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان کو پہنچتی تھیں۔ اور ساتھ ہی اس حدیث کے مضمون کو بھی لوگوں کے سامنے بوضاحت بیان کیا اور بتایا کہ ان دونوں رستوں کو اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک **ابغض الحلال** ہے۔ لیکن چونکہ یہ حق ابھی نیا نیا حاصل ہوا ہے اور ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ ہر نئے حق کو لوگ خوب استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسی وجہ سے ہماری جماعت نے ان دونوں رستوں کے اختیار کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے اور جماعت کا ایک حصہ طلاق اور خلع کی طرف مائل ہے حالانکہ قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ جب میاں بیوی میں کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس کو دور کرنے کے لئے حکم مقرر کئے جائیں۔ جو کوشش کریں کہ ان کی رنجش دور ہو جائے اور وہ پہلے کی طرح پیار اور محبت کی زندگی بسر کرنے لگیں ۔ لیکن اگر ایسے ہی حالات پیدا ہو جائیں کہ صلح کی صورت نہ ہو سکے تو پھر خلع کی صورت میں قاضی کے سپرد یہ معاملہ کیا جائے اور وہ اس کا فیصلہ کرے۔ یونہی ذرا ذرا سی بات پر خلع اور طلاق تک نوبت پہنچا دینا نہایت ہی افسوس ناک امر ہے۔ اور یہ اتنا بھیانک اور ناپسندیدہ طریق ہے کہ ہر شریف آدمی کو اس سے نفرت ہونی چاہئے۔ میاں بیوی کا اتحاد معمولی اتحاد نہیں اور میاں بیوی کے تعلقات معمولی تعلقات نہیں ۔ میاں بیوی کے تعلقات ایسے ہیں کہ باپ بیٹے کے تعلقات بھی ایسے نہیں۔ مرد اپنے جسم کے وہ حصے جن کو وہ اپنے باپ اور اپنی ماں کے سامنے بھی ظاہر نہیں کر سکتا اپنی عورت کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے۔ اسی طرح عورت اپنے وہ اجزا جن کا دیکھنا اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں پر حلال نہیں اپنے خاوند پر ظاہر کر دیتی ہے۔ اس قسم کے تعلقات کے بعد اگر ایک مرد اپنی پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے یا عورت خلع کرانا چاہتی ہے تو ان دونوں نے میاں بیوی کے تعلقات کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ ان کے نزدیک یہ ایک کھیل ہے جو کھیلا گیا۔ ایک عورت جو خلع کرانا چاہتی ہے یا ایک مرد جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اسے چھٹکارا حاصل کرتا ہے ۔ ان دونوں نے (دینی) تعلیم کو ایک تمسخر سمجھا ہے۔ وہ عورت جو خلع کرانا چاہتی ہے آخر خلع کیوں کرائے گی؟ اسی لئے کہ وہ کسی اور مرد سے شادی کرے۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مفہوم ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو منڈی میں بیچنا چاہتی ہے حالانکہ (دین) نے اس کی بہت بڑی عزت قائم کی ہے۔ اور وہ مرد جو طلاق دے کر عورت کی عزت کو برباد کرنا چاہتا ہے غیر (۔) لوگوں سے بھی اخلاق میں پیچھے ہے کیونکہ ہر سوسائٹی میں اور ہر مذہب اور ہر طبقہ میں خواہ وہ مہذب ہو یا غیر مہذب ، متمدن ہو یا غیر متمدن ، عورت کی عزت کو تسلیم کیا گیا ہے اور اسے ایک مقدس وجود قرار دیا گیا ہے۔ پس اگر ایک مرد بلاوجہ اپنی عورت کو طلاق دیتا ہے تو وہ غیر (۔) لوگوں سے بھی اخلاق میں پیچھے سمجھا جائے گا۔ اور اگر کوئی عورت بلاوجہ خلع لینا چاہتی ہے تو اس نے بجائے اپنی عزت کرانے کے اپنے آپ کو بازار میں بیچنے کا ارادہ کیا اور اپنے مقدس مقام کو وہ بھول گئی ہے۔ پس وہ تمام لوگ جو ان چیزوں کی اہمیت کو نہیں سمجھتے وہ قومی اخلاق کو برباد کرنے والے ہیں۔ **جماعت کا فرض ہے کہ وہ طلاق اور خلع کے خراب نتائج پر زور دے اور اس کو عام ہونے سے روکے۔** میرے پاس بعض مقدمات آتے ہیں تو مجھے حیرت آتی ہے کہ کتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو لوگ انشقاق کا موجب بنا لیتے ہیں ۔ مرد کہتا ہے کہ میری بیوی جاتے ہوئے ایک ٹرنک ساتھ لے گئی ہے اور بیوی کہتی ہے کہ انہوں نے میری مرکیاں لے لی ہیں واپس نہیں کرتے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح کرنی چاہئے لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہئے ۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے۔ کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے انہیں سکول سے نکال دیتا ہے؟ اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں ، کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں ، کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مومن کا کام ہے کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنا دے۔

پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسے ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور **میں قاضیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے**۔ میں حیران ہوں کہ قاضیوں نے بھی ان معاملات کو محض ایک تمسخر سمجھ لیا ہے، مقدمات کو لمبا کرتے چلے جاتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اصلاح کی صورت پیدا ہو، وقت کے زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ دلوں میں شکوک و شبہات بھی زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ میں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ **ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں اور وہ بجائے قاضی کے باپ بننے کی کوشش کریں** اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد موجود ہوگی جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی اختیار کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کون سا نیک نمونہ حاصل کریں گے اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے ۔ پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں ۔ جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہئے کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالا چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو اس کا دل کانپ جانا چاہئے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اور اسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہئے اور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں ۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ اس فیصلہ میں واقع میں کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ قاضیوں کی بھی عقل تیز ہو جائے گی۔

شادی کے بعد ماں باپ کے حقوق ختم نہیں ہو جاتے بلکہ شادی کے بعد بھی ماں باپ کے حقوق اولاد پر ہوتے ہیں۔ اگر ایک عورت ایسی ہے کہ اس کے پاس سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی بچہ نہیں جو اس کی خدمت کر سکے۔ جب وہ اس لڑکی کی شادی کر دیتی ہے تو اب اس کے داماد کا فرض ہے کہ یا تو اس لڑکی کو اپنی ماں کی خدمت کا موقع دے اور اسے اس کے پاس رہنے دے۔ یا اگر وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس کی بوڑھی والدہ کا بھی بوجھ اٹھائے ۔ کیونکہ اصل میں یہ بوجھ اس کی بیوی کے ذمہ تھا۔ لیکن جب وہ یہ چاہتا ہے کہ میری بیوی میرے ساتھ رہے تو اسے اپنی ساس کا بوجھ بھی اٹھانا چاہئے۔ اسی طرح اگر لڑکے کے والدین بوڑھے ہیں اور انہیں خدمت کی ضرورت ہے تو لڑکی کا فرض ہے کہ ان کی خدمت کرے اور ان سے نرمی کے ساتھ پیش آئے۔ یہ ذمہ داریاں میاں بیوی دونوں پر عائد ہوتی ہیں ۔ بعض لوگ ایسے موقع پر اپنے اخراجات کی تنگی کا عذر پیش کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک یہ عذر اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتا۔ میرا یہ تجربہ ہے کہ غریبوں کے گھروں میں اکثر بچے زیادہ ہوتے ہیں۔ آخر وہ بھی اپنا گزارہ کرتے ہیں ۔ میرے پاس غرباء کی جو درخواستیں غلے کے لئے آئیں ان میں سے اکثر آدمی ایسے تھے جن کے چھ سات سے آٹھ نو بچے تھے۔ میں حیران ہوا کہ جو بھی درخواست کرتا ہے اسی کے آٹھ نو بچے ہوتے ہیں۔ میں یہ سمجھا کہ یہ لوگ مبالغہ سے کام لیتے ہیں لیکن جب میں نے تحقیقات کرائی تو بات درست نکلی۔ اب یہ لوگ آٹھ آٹھ نو نو بچے پیدا کرنے اور ان کے پالنے سے نہیں گھبراتے تو آپ ماں باپ کی خدمت سے کیوں گھبراتے ہیں ۔ ایک دو آدمی کا بوجھ اٹھانا میرے نزدیک کوئی مشکل نہیں ۔ بشرطیکہ انسان اس کا ارادہ رکھتا ہو۔ **اگر تم اپنی بیوی کے ماں باپ کی خدمت کرو گے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آؤ گے تو تمہاری بیوی دل سے تمہاری وفادار ہوگی اور تم سے زیادہ محبت کرے گی** اور پہلے سے زیادہ تمہاری فرمانبردار ہوگی۔ لیکن اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اگر اس کے والدین کو اپنے پاس رکھتے ہو تو انہیں نوکر سمجھ کر نہ رکھو۔ بلکہ انہیں اپنا سردار سمجھ کر رکھو۔ اور ان سے ایسا سلوک نہ کرو جیسا کہ نوکروں سے کیا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اپنے یا اپنی بیوی کے ماں باپ کو اپنے پاس لے تو آتے ہیں لیکن ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کا کام کاج بھی کریں ۔ یہ طریق پسندیدہ نہیں۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لڑکی کے والدین لڑکی کو یہ سمجھاتے ہیں کہ لڑکے کے والدین کو اس کے پاس نہ آنے دینا اور لڑکے کے ماں باپ لڑکے کو یہ سمجھاتے ہیں کہ دیکھنا! لڑکی کے والدین کو قریب نہ آنے دینا۔ ان کی ہدایت کے مطابق لڑکا اور لڑکی دونوں عمل کرنا شروع کرتے ہیں ۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں لڑائی جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ لڑکا کہتا ہے کہ یہ میرے والدین کو برا سمجھتی ہے اور لڑکی کہتی ہے کہ یہ میرے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ تمام وہ والدین جو اپنے لڑکے لڑکیوں کو یہ ہدایت دیتے ہیں وہ اپنی اولاد کے خیر خواہ نہیں بلکہ وہ اپنی اولاد کے بدترین دشمن ہیں ۔ اور وہ میرے نزدیک شیطان کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے کہ وہ افتراق اور انشقاق کو پسند کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ بھی کسی دوسرے کے لڑکے یا لڑکی سے عزت نہیں کروا سکتے ۔ جب ماں باپ ہی ایسی بیہودہ نصائح کریں تو تعلقات کیونکر استوار رہ سکتے ہیں۔ اور لڑکے اور لڑکی کی عمر تباہ کرنے میں سب سے زیادہ حصہ ان کے والدین کا ہوتا ہے۔ چونکہ والدین نے یہی کچھ سکھایا ہوتا ہے کہ والدین کو قریب نہیں آنے دینا چاہئے اس لئے شادی کے بعد ایک دفعہ میاں بیوی میں کشیدگی ضرور پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ یہ تفرقہ خلع یا طلاق کی نوبت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اگر ان میں سے ایک مغلوب ہو جائے اور دوسرا غالب ہو جائے تو جو غالب ہوتا ہے وہ دوسرے کے والدین کو جواب دے دیتا ہے۔ بہر حال یہ ایک ذلت کی بات ہے اور یہ طریق میرے نزدیک نہایت ظالمانہ ہے۔ فرض کرو بیوی اپنے خاوند پر غالب آ گئی اور اس نے ماں باپ سے قطع تعلق کر لیا اور ان کی خدمت سے منہ پھیر لیا تو اس لڑکے پر خدا کی لعنت ہوگی۔ لیکن ساتھ ہی اس لڑکی پر بھی خدا کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ اس نے اسے اس بات پر مجبور کیا کہ والدین سے قطع تعلق کرے۔ اور اگر لڑکی نے اپنے والدین کو چھوڑ دیا تو لڑکی پر خدا کی لعنت ہوگی اور ساتھ ہی اس لڑکے پر بھی خدا تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ اس

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119747 میں فاروق احمد

ولد داؤد احمد قوم جٹ پیشہ ملازمتیں عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈوالہ یار ضلع و ملک ٹنڈوالہ یار پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔نقد رقم 8 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔فاروق احمد۔گواہ شد نمبر1 یونس علی آصف ولد عبدالرحیم۔گواہ شد نمبر2 حفیظ احمد ولد سردار احمد

مسل نمبر 119748 میں لئیق احمد ندیم

ولد ندیم احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 89/JB Ratan ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔لئیق احمد ندیم گواہ شد نمبر1 محمد عمران ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر2 شفیق احمد نوید ولد عصمت اللہ

مسل نمبر 119749 میں امینہ بی بی

زوجہ محمد یوسف قوم کمبوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 22/75 مہران والا ضلع و ملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور طلائی 1 لاکھ روپے (2) حق مہر 10 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امینہ بی بی۔گواہ شد نمبر1 محمد یوسف ولد عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر2 شہزاد احمد ولد محمد یوسف

مسل نمبر 119750 میں ہشام احمد

ولد خلیل احمد قوم کمبوہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 22/75 مہران والا ضلع و ملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ہشام احمد۔گواہ شد نمبر1 انس احمد تبسم ولد محمد علی۔گواہ شد نمبر2 نذیر احمد ولد محمد صدیق

مسل نمبر 119751 میں تنویر طارق

زوجہ رائے طارق پرویز قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عنایت پور بھٹیاں ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 15 تولہ مالیتی 67 لاکھ 5 ہزار روپے (2) بکری 5 ہزار 5 سو روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔تنویر طارق گواہ شد نمبر1۔رائے عطاء محمد ولد رائے بہاول گواہ شد نمبر 2۔رائے طارق پرویز ولد رائے عطاء محمد

مسل نمبر 119752 میں طاہرہ بی بی

زوجہ عصمت اللہ بٹر قوم ..... پیشہ نرسنگ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرید کے ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 5 تولہ 2 لاکھ 25 ہزار روپے 2)) حق مہر 6 لاکھ 7 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار روپے ماہوار بصورت نرسنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔طاہرہ بی بی گواہ شد نمبر1۔عصمت اللہ گواہ شد نمبر 2۔بشیر احمد تبسم ولد جلال الدین

مسل نمبر 119753 میں رشیقہ صدف

بنت شفیق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 170/10-R ضلع و ملک خانیوال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔رشیقہ صدف گواہ شد نمبر1۔لطیف احمد ولد نذیر احمد گواہ شد نمبر 2۔محمد اکرم ولد محمد شریف

مسل نمبر 119754 میں مصباح شفیق

بنت شفیق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 170/10-R ضلع و ملک خانیوال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2 سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ مصباح شفیق۔گواہ شد نمبر 1 محمد احمد کشمیری ولد محمد شفیع۔گواہ شد نمبر 2۔محمد اکرم ولد محمد شریف

مسل نمبر 119755 میں شعیب احمد

ولد لطیف احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 170/10-R ضلع و ملک خانیوال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہیاس وقت مجھے مبلغ 5 سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شعیب احمد گواہ شد نمبر1۔نذیر احمد ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر2۔سلیم احمد ولد نذیر احمد

مسل نمبر 119756 میں تقی احمد

ولد ناصر احمد محمود قوم وینس پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 430/J-B ضلع و ملک ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔تقی احمد گواہ شد نمبر1۔غلام رسول ولد احمد دین گواہ شد نمبر 2۔قمر سلیمان ندیم ولد غلام رسول

مسل نمبر 119757 میں عطیۃ الرحمان

زوجہ مقصود الحق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 367/JBJALIAN WALA ضلع و ملک ٹوبہ ٹیکسنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1)) زیور بصورت حق مہر 2 تولہ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔عطیۃ الرحمان گواہ شد نمبر1۔ فیاض احمد بلوچ ولد محمد موسیٰ گواہ شد نمبر 2۔ مقصود الحق ولد ضیاء الحق

مسل نمبر 119758 مشتاق احمد

ولد رحمت علی قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بوبک مرالی ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زمین 1 ایکڑ 8 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔اور مبلغ 27000 روپے سالانہ جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قوائد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مشتاق احمد گواہ شد نمبر 1۔عمران یونس ولد یونس علی گواہ شد نمبر 2 اسامہ احمد بن نور ولد نور الحق

مسل نمبر 119759 میں رضیہ انیس

زوجہ انیس احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ گھمن ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور طلائی بصورت حق مہر 1 تولہ مالیتی 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔رضیہ انیس گواہ شد نمبر 1۔شیراز احمد ولد شہباز احمد ناصر گواہ شد نمبر 2۔ساجد نواز گھمن ولد محمد نواز

مکرمہ درثمین طاہر صاحبہ پی ایچ ڈی سکالر

پارتھینیم ہسٹروفورس۔ایک ضرررساں پودا
(Parthenium Hysterophorus)

پودوں کی فیملی Asteraceac سے تعلق رکھنے والا ایک پودا پارتھینیم ہسٹروفورس ہے۔ یہ امریکہ کا مقامی پودا ہے۔ جو 1954ء میں امریکہ سے انڈیا امپورٹ (Import) ہونے والی گندم کے ساتھ انڈیا میں داخل ہوا تھا اور کئی ہیکٹر زمین پر پھیل چکا ہے۔ اس وقت ایشیا کے کئی ممالک میں پایا جاتا ہے۔ مختلف ممالک میں اس پودے کے کئی مقامی نام ہیں مثلاً سانٹا ماریا، وائٹ ٹاپ ویڈ (White Top Weed)، سٹار ویڈ، بٹر ویڈ (Bitter Weed) کیرٹ گراس (Carrot Grass) الٹمیز اء وغیرہ۔

اس کے ایک پودے سے دس سے پندرہ ہزار تک بیج پیدا ہوتے ہیں اور یہ دنیا کی ساتویں بڑی تباہ کن اور نقصان دہ جھاڑی قرار دی گئی ہے۔

اس جھاڑی کے پولنز (Pollens) اور Hairs میں ایک زہریلا کیمیکل پایا جاتا ہے جس سے ہوا کے ذریعہ انسانوں اور جانوروں میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ انسانوں میں شدید قسم کی جلد اور سانس کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو لوگ زیادہ عرصہ اس سے Expose رہتے ہیں ان میں Skin inflamations، Hay Fever، Asthma، Eczema، Burning & Blisters around eyes اور Diarrhea کی شکایات پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

مویشیوں میں یہ جلد، گردوں، جگر اور خون کے سفید ذرات کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ مزید برآں یہ انسانوں اور جانوروں میں میوٹیشن کے امکانات کو بھی بڑھا دیتی ہے۔ یہ فصلوں کی پیداوار اور دوسرے پودوں کی انواع میں کمی کا بھی باعث بنتی ہے۔

اس جھاڑی نما پودے کو جلا کر، کیمیکلز کے ذریعہ یا کیڑوں کے حملہ سے ختم یا کم کیا جاسکتا ہے۔ ہر طریقے سے ختم کرنے میں کچھ نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ اس کو ختم کرنے کی کوشش میں Biosafety کے اصولوں کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ عوام الناس کو خود سے اس کو ختم کرنے کی کوشش سے شدید قسم کے نقصان بھی ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ ماہرین کے مشورہ اور احتیاطی تدابیر سے کام لیتے ہوئے اس سے مفید قسم کی ادویات اور کھاد بھی بنائی جاسکتی ہے۔

ربوہ اور گردونواح میں افزائش

فیصل آباد اور سرگودھا کے علاقہ میں سڑکوں کے کناروں اور فصلوں کے قریب یہ کثیر تعداد میں پائی جانے والی جھاڑی ہے۔ اس سال اس جھاڑی کی افزائش میں ربوہ کے علاقوں میں بھی واضح طور پر اضافہ پایا گیا ہے۔

ہمارے ہاں پایا جانے والا پودا 2 سے 3 فٹ اونچائی والا جھاڑی نما ہوتا ہے۔ اس کے پتے Wavy ہوتے ہیں اور پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں جو پودے میں گچھے کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ اس پودے کے قریب عموماً آک کا پودا پایا جاتا ہے اور کئی علاقوں میں پورے کے پورے پلاٹس اس پودے سے بھرے ہوئے پائے گئے ہیں۔

بچوں کو عموماً راستہ میں گزرتے ہوئے پودوں کو ہاتھ لگانے کی عادت ہوتی ہے اور اطفال بعض اوقات Gloves وغیرہ کے استعمال کے بغیر ہی وقارِعمل کے دوران پودوں کو اکھیڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان امور میں احباب جماعت سے مناسب احتیاط کی گزارش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہر نقصان دہ چیز میں بھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ اس سے ہمیں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

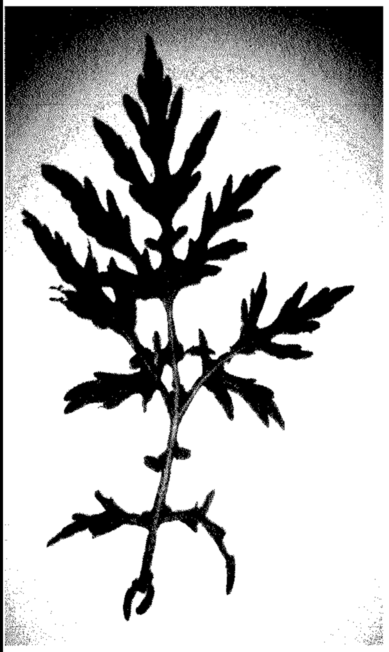

بقیہ از صفحہ 5: طلاق وخلع کے مسائل کا حل

نے اسے سراسر مجبور کیا۔ پس اگر لڑکے کی وجہ سے لڑکی نے اپنے والدین کو چھوڑا تو لڑکی بھی لعنتی ہوئی اور یہ لڑکا بھی لعنتی ہوا۔ اور اگر لڑکی کی وجہ سے لڑکے نے اپنے ماں باپ کو چھوڑا تو لڑکا بھی لعنتی ہوا اور لڑکی بھی لعنتی ہوئی۔ یہ چیز چاروں طرف سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے گھری ہوئی ہے۔ مومن کا فرض ہے کہ اس سے بچنے کی کوشش کرے۔

ہمارے علماء کو چاہئے کہ رات دن ان مسائل کو لوگوں کے سامنے بیان کریں اور (دینی) تعلیم کو بار بار لوگوں کے سامنے پیش کریں تاکہ لوگوں کے ذہن نشین ہو جائے کہ طلاق اور خلع نہایت ہی ناپسندیدہ چیزیں ہیں اور ان پر اس وقت عمل کرنا چاہئے جبکہ کوئی صورت صلح کی باقی نہ رہے۔ اور قاضیوں کو بھی چاہئے کہ باپ بن کر صلح کرانے کی کوشش کریں اور کسی فریق کے وکیل کو دخل دینے کی اجازت نہ دیں اور ہمدردی، محبت اور نرمی سے جھگڑے کو مٹانے کی کوشش کریں۔ بعض اوقات حالات بہت خراب ہو جاتے ہیں اور بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی لیکن اگر خلوص دل سے اس جھگڑے کو دور کرنے کا ارادہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان حالات کو درست کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ میرے پاس اسی قسم کا ایک جھگڑا آیا۔ میاں اور بیوی دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے سخت بغض پیدا ہو چکا تھا۔ میں نے ان دونوں کو بلایا اور محبت اور پیار سے سمجھایا لیکن لڑکے نے کہا کہ میں کبھی بھی اس کو رکھنے کیلئے تیار نہیں۔ اس نے میرے بھائی کی سخت بے عزتی کی ہے اور لڑکی نے کہا میں اس کی شکل تک دیکھنے کو تیار نہیں کیونکہ اس نے میرے باپ کو برا بھلا کہا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ ان کی صلح ہو جائے لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ صلح کے لئے رضامند نہ ہوئے۔ میں نے ان کو رخصت کر دیا اور چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا نماز کیلئے چلا گیا۔ نماز میں ان کی ضد دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا الٰہی! ہماری جماعت کے اخلاق کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اتنا طول دے دیتے ہیں۔ دوسرے دن وہی لڑکی میرے پاس آئی اور وہ ہنس رہی تھی۔ اس نے مجھے ہنستے ہوئے السلام علیکم کہا۔ میں نے کہا کیا بات ہے؟ اس نے کہا وہ مجھے لینے آئے ہیں اور میں چلتی ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد میاں بیوی میں محبت ہوگئی اور اب ان کے بہت سے بچے بھی ہیں۔

پس قاضیوں کا فرض ہے کہ وہ باپ بن کر معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ وہ یہ سمجھیں کہ لڑکی کا خاوند میرا بیٹا ہے اور یہ لڑکی میری بیٹی ہے۔ اگر اس وقت میری بیٹی غلطی کرتی تو میں کیا کرتا۔ جو درد ان کو اپنی اولاد کے متعلق ہے وہی درد انہیں دوسرے لوگوں کے متعلق ہونا چاہئے۔ اگر قاضیوں کے دل میں درد پیدا ہوگا تو لازمی بات ہے کہ دوسرے کے دل میں بھی درد پیدا ہو گا۔ میاں بیوی کے جھگڑے لین دین کے جھگڑوں کی طرح نہیں کہ قاضی ایک مجسٹریٹ کی حیثیت سے فیصلہ کرنے بیٹھے بلکہ یہ قوم کے اخلاق کا سوال ہے۔ اس لئے قاضی کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ کسی رنگ میں بھی وہ انسانی اخلاق کو تباہ کرنے والا نہ ہو۔ جب وہ فیصلہ کرنے لگے تو اسے نظر آئے کہ میری بیٹی یا میرے بیٹے کی عمر کی بربادی کا سوال درپیش ہے۔ کبھی کبھار اسے طلاق اور خلع کی بھی اجازت دینی پڑے گی لیکن ایسی صورت میں اخلاق کے بگڑنے کا امکان کم ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی پہلو اس میں نہیں ہوگا۔"

(الفضل 25 جولائی 1946ء)

بقیہ از صفحہ 2: اداریہ: امانت و دیانت کے اعلیٰ معیار

تانگہ والا انہی کی جانب واپس آتا دکھائی دیا۔ انہیں دیکھ کر رکا اور بولا، یا حضرت آپ بھی کمال آدمی ہیں بھلا اتنا بھی کوئی لاپرواہ ہوتا ہے کہ اپنا سامان بھی تانگے سے نہ اتارے۔ میں اڈہ پر واپس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی سیٹ پر کوئی چیز دھری رکھی ہے۔ وہ تو اللہ نے خیر کی کہ کوئی اور سواری ابھی تک نہیں بیٹھی اس لئے میری نگاہ پڑ گئی اس لئے الٹے پیر واپس ہوا ہوں اپنی امانت لیجئے اور اللہ کا شکر کیجئے۔ انہوں نے لپک کر زیور کا ڈبہ لیا اور بے صبری سے کھول کر دیکھا۔ اس پر تانگہ والے نے کہا اچھی طرح جانچ لیجئے کہ آپ کی کوئی چیز ضائع تو نہیں ہوئی میں نے تو کھول کر بھی نہیں دیکھا کہ اس میں کیا ہے۔ انہوں نے اسے کچھ انعام دینا چاہا تو اس نے نہیں لیا۔ بہت مصر ہوئے تو اس نے کہا اچھا ایسی ہی بات ہے تو بیت کے چندہ میں دے دیجئے میں اپنے ذاتی صرفہ کے لئے امانت داری کا انعام نہیں لے سکتا۔ (احمدیہ کلچر صفحہ 108)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

ضرورت انگلش لیکچرار

(نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

۞ نصرت جہاں گرلز کالج میں انگلش لیکچرار خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

آسامی: انگلش لیکچرار (2عدد)

تعلیمی قابلیت: کسی Recognized University سے ایم اے انگلش لٹریچر میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن، بی ایس انگلش میں CGPA3.0

کم از کم تجربہ: ایک سال سے دو سالہ انٹر اور گریجوایشن کی کلاسز کو پڑھانے کا تجربہ۔

درخواست دینے کے لئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹ سے حاصل کیا جاسکتا ہے یا مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر اپنا CV بھجوائیں۔

jobs@nazarattaleem.org

مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ٹھیکہ برائے ٹک شاپ

۞ نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی کی ٹک شاپ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں ٹک شاپ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 13/اگست 2015ء تک صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہذا کو بھجوائیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم وحید احمد صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب احمد نگر مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

WARDA فیبرکس
14/اگست کے سپیشل ریڈی میڈ کرتے دستیاب ہیں
لان کی سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

چند منفرد مقامات

مشرقی انٹارکٹیکا: سرد ترین مقام

انٹارکٹیکا کا سطح مرتفع کا یہ علاقہ انتہائی سرد ہے۔ یہاں سردیوں کی شاموں کا درجہ حرارت منفی 92 سینٹی گریڈ تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ تاہم مستقبل میں یہ کم بھی ہوسکتا ہے کیونکہ سائنسدانوں کے مطابق گلوبل وارمنگ کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت میں اضافہ ہورہا ہے۔

ڈیتھ ویلی، گرم ترین علاقہ

امریکی ریاست کیلی فورنیا میں واقع ویلی نیشنل پارک کا علاقہ سورج کے پجاری لوگوں کے لئے بھی مناسب نہیں ہوسکتا۔ یہاں سورج کی تپش اور حدت انتہائی شدید ہوتی ہے۔ اس علاقے میں دس جولائی 1913ء کو درجہ حرارت 56.67 سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا تھا، جو ایک ریکارڈ ہے۔

ماؤنٹ ایورسٹ: بلند ترین مقام

کوہ ہمالیہ میں ماؤنٹ ایورسٹ دنیا کی بلند ترین چوٹی ہے۔ اس کی اونچائی آٹھ ہزار آٹھ سو اڑتالیس میٹر ہے (29,029 فٹ ہے)۔ نیپال میں واقع اس چوٹی کو پہلی مرتبہ 25 اپریل 1953ء کو نیوزی لینڈ کے کوہ پیما ایڈمنڈ ہیلری اور نیپالی شیر پا تینزنگ نورگے نے سر کیا۔

چیلنجر ڈیپ، گہرا ترین مقام

سمندروں کی گہری ترین جگہ بحرالکاہل میں واقع ہے۔ جزیرہ گوام کے شمال میں اس سمندر کی 'ماریانا ٹرنچ' کی گہرائیوں میں 'چیلنجر ڈیپ' کی معلوم گہرائی دس ہزار نو سو چورانوے میٹر ہے۔ اس مقام تک جانے کے لئے آبدوز کی ضرورت پڑتی ہے۔ آج تک ان کی گہرائیوں میں صرف تین افراد ہی جاسکے ہیں۔

صحرائے اٹاکاما، خشک ترین علاقہ

براعظم جنوبی امریکا کے ملک چلی میں واقع یہ صحرا دنیا کا خشک ترین مقام ہے۔ اس صحرا کے کچھ حصوں نے آج تک بارشوں کے قطروں کو محسوس تک نہیں کیا ہے۔

موسینرام: نم ترین مقام

بھارتی ریاست میگھالیہ میں واقع موسینرام نامی گاؤں دنیا کا نم ترین یا تر ترین علاقہ تصور کیا جاتا ہے۔ بنگلہ دیش کی سرحد کے قریب ہی واقع اس بھارتی علاقے میں سالانہ بنیادوں پر اوسطاً 11.86 میٹر (انتالیس فٹ) بارش ریکارڈ کی جاتی ہے۔ اس کا موازنہ یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ لندن میں بارش کی سالانہ اوسط 65 سینٹی میٹر بنتی ہے۔

شنگھائی: دنیا کا گنجان ترین مقام

چین کے اس شہر میں چوبیس ملین سے زائد نفوس آباد ہیں۔ افریقی ملک انگولا کی تمام آبادی اتنی ہی بنتی ہے۔ اس آبادی کی وجہ سے اس شہر کی ہوا بھی آلودہ ہوچکی ہے۔ وہاں کاروں، بسوں اور دیگر منصوبہ جات کی وجہ سے سبز مکانی گیسیں بھی ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں۔

ٹیٹیکا کا: اونچے مقام پر موجود جھیل

جنوبی امریکہ میں واقع ٹیٹیکا کا نامی یہ جھیل دنیا کی ایسی سب سے بلند ترین جھیل ہے، جہاں جہاز رانی بھی ممکن ہے۔ پیرو اور بولیویا کے سرحدی علاقوں میں واقع یہ جھیل سطح سمندر سے 12,507 فٹ بلند ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 21۔مئی 2015ء)

☆.........☆.........☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

6۔اگست 2015ء

1:20 am	دین حق کے افق
2:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:55 am	کڈز ٹائم
4:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16۔اکتوبر 2009ء
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	الترتیل
6:25 am	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
8:00 am	دینی وفقہی مسائل
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	ایم ٹی اے کانفرنس 22 مارچ 2015ء
12:45 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 11۔اگست 1994ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	جاپانی سروس
4:30 pm	آؤ اردو سیکھیں
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
6:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015ء
8:00 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:15 pm	تاریخ خلافت احمدیہ
8:50 pm	Persian Service
9:20 pm	ترجمۃ القرآن

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔اگست

طلوع فجر	3:54
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:05

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5۔اگست 2015ء

6:30 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
2:15 pm	سوال و جواب 20 مئی 1995ء (اردو زبان میں)
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ نمبر 19/5140 خان ولاز فیکٹری ایریا برقبہ ساڑھے نو مرلہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ نمبر: 0332-7075304

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز● وزٹنگ کارڈز● کیش میمو● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ● فلیکس● سکیننگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

کوٹھی برائے فروخت
نئی تعمیر شدہ کوٹھی برقبہ 1 کنال قطعہ نمبر 29/04 واقع دارالصدر غربی قمر ربوہ برائے فروخت ہے
رابطہ نمبر: 0345-4133814
0049-1637708900

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن Sm4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10